اللہ اکبر

ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم

بیان مولانا حسین احمد صاحب

اسیر مالٹا و کراچی حضرت مولانا حسین احمد صاحب جانشین خاص

حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کا معرکۃ الآرا بیان

مقدمہ کراچی

جس کو

منشی مشتاق احمد صاحب ناظم قومی دارالاشاعت محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ نے

لالہ ہرنام داس صاحب گپتا کے اہتمام سے

سوراج پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

قیمت ۲ ر

رئیس الاحرار مولانا محمد علی صاحب کی تصانیف

تقاریر مولانا محمد علی صاحب حصہ اول

امرتسر۔ دہلی۔ بمبئی۔ پیرس۔ لاہور۔ کلکتہ کی مشہور تقریروں کا مجموعہ ۸ر

تقاریر مولانا محمد علی صاحب حصہ دوم

کراچی۔ الہ آباد گجرات۔ احمد آباد۔ لکھنؤ کی زبردست تقریروں کا مجموعہ ۸ر

خطبۂ صدارت مولانا محمد علی صاحب دہلی و لکھنؤ کانفرنس ۵ر

جذبات جوہر (مجموعہ نظم) ۲ر

تقریر مدراس ۳ر — **بیان مقدمہ کراچی** ۴ر

مکمل مقدمہ کراچی۔ عدالت ابتدائی و سشن جج عمر

بیان مولانا حسین احمد صاحب در مقدمہ کراچی ۲ر

تصانیف حضرت مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی

الاظہار

مسئلہ خلافت اور واقعات پنجاب۔ علماء کے فرائض پر لاجواب تصنیف ۸ر

درس خلافت

تقریر سکھلانے والی وہ مشہور کتاب جو چھٹی مرتبہ چھپی ہے ۸ر

المکتوب

دس ہزار میل کا حضرت مولانا عبد الماجد صاحب کا خود نوشت سفرنامہ بلگام اور بہار کانفرنس کی دو مشہور تقریریں۔ بنگلور۔ میسور۔ نیلگری۔ بمبئی۔ کراچی۔ پٹنہ وغیرہ کے مفصل حالات سحراب لرزاں کی کیفیت ۸ر

جذبات الصداقت (مجموعہ مضامین) ۳ر

مشتاق احمد ناظم قومی دار الاشاعت محلہ کوٹلہ شہر میرٹھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہید قوم فدائے ملت جانشین شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد صاحب مہاجر مدنی (اسیر قید فرنگ) کا

اسلامی بیان

ظالم حکومت برطانیہ کی جابر عدالت (کراچی) میں

مولانا کا بیان

(از ہمدم مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

میں بھی ایک مولوی ہوں اور مجھ پر خداوند قادر و توانا کے احکامات کا ماننا زیادہ فرض ہے کہ میں مسلمانوں تک سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات پہونچا دوں۔ قرآن پاک میں بہت سی ایسی آیات ہیں جن میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص کسی ایسی بات کو جو اس سے پوچھی گئی ہو چھپائیگا تو وہ دوزخ کی آگ میں ڈالا جائیگا۔ سردار مدینہ صلعم کا یہی حکم ہے کہ یا تو پاک و صاف ہو یا گناہ کر دیا خداوند عالم کی لعنتیں تم پر ہونگی اسلئے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ سب لوگوں کو نبی کریم صلعم کا یہ ارشاد پہونچا دے۔ انبیا علیہم السلام محض اسی غرض سے روئے زمین پر بھیجے

گئے تھے کہ وہ بیان کے ہر ایک سننے والے تک خداوندی احکامات کو پہونچا دیں۔
قرآن پاک میں کافروں کیلئے بہت سخت سزا ہے۔ ایسے مسلمانوں کیلئے جو دوسرے مسلمانوں کو قتل کریں پانچ سزائیں ہیں۔
(۱) دوزخ میں ڈالا جائیگا (۲) دوزخ میں ہمیشہ رہیگا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کی لعنت اسپر ہوگی (۴) اللہ پاک کی ناخوشی کا باعث ہوگا (۵) مختلف طریقوں سے اُسے تکالیف پہونچائی جائینگی یہ بھی لکھا ہے کہ مسلمانوں کو کسی مسلمان کو غلطی سے بھی نہ مارنا چاہیئے اور ایسا کرنے والے کیلئے یہی سزا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا لکھو کھا معتقدین کے سامنے وعظ کہہ رہے تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا' جو آخری احادیث میں سے ہے کہ "اے مسلمانو! جب میں اس جہان سے رخصت ہو جاؤں تو تم بہت زیادہ احتیاط کرو اور کافر نہ ہو" دوسرے موقعہ پر ارشاد ہوتا ہے کہ کسی شخص کیلئے قانوناً یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔ سوائے اسکے کہ وہ مسلمان نہ ہو۔ ایک دوسرے مقام پر پھر یہ ارشاد ہوتا ہے کہ تمام دنیا کا تباہ و برباد ہو جانا آسان ہے لیکن ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو قتل کرنا آسان نہیں ہے۔ ایک مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کو گالی بھی دینا غیر قانونی ہے قیامت کی دن سات چیزیں مسلمان کو تباہ و برباد کرنیوالی ہونگی اور اُن میں کی ایک مسلمان کا قتل کرنا ہے۔
مجسٹریٹ ۔ کیا اب بھی کوئی بات باقی ہے۔
مولانا ۔ یہ تو محض نوٹس ہیں میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ ریزولیوشن جس صورت میں پاس ہوا ہے وہ قرآن پاک میں شامل ہے۔
مجسٹریٹ ۔ کل قرآن (شریف) پڑھنا ضروری نہیں ہے۔
مولانا ۔ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مذہبی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قیامت کے دن مسلمانوں سے سب سے پہلا جو سوال کیا جائیگا وہ مسلمان کے قتل سے متعلق ہوگا۔
مجسٹریٹ ۔ تم پھر ادہی کا اعادہ کر رہے ہو۔

مولانا نے سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ :- اگر کوئی دو مسلمان ایک دوسرے سے لڑیں
تو دونوں جہنم میں جائینگے۔ دیگر احادیث میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ سب سے مشکل ترین چیز جس سے مسلمان
محفوظ نہیں رہ سکتا وہ ایک معصوم و بیگناہ کو قتل کرنیکا گناہ ہے۔ حضور رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان کا خون اور اُس کا مال و متاع کعبہ شریف سے
بھی زیادہ بیش قیمت ہے ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے کہ جہنم کے سات دروازے
ہیں اور اُن میں کا ایک اُن لوگوں کے لئے ہے جو میرے ایک مقلد پر تلوار اوٹھائیں۔

مجسٹریٹ۔ ابھی اور کتنا باقی ہے۔

مولانا۔ چار احادیث اور ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو دھمکی دیتا ہے تو وہ اللہ پاک کی دھمکیوں سے
محفوظ نہیں رہیگا۔ ایک مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کی جائداد و املاک پر قبضہ کرلینا حرام ہے۔
مذہبی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ایک بیگناہ مسلمان کو قتل کرنا ایک جرم ہے اگر کوئی شخص کسی
مسلمان سے سؤر کھانے شراب پینے اور نعش کے کھانے کو کہے اور یہ کہے کہ اگر وہ ایسا نہ کریگا تو بادشاہ
اُسے قتل کردیگا تو شخص مذکور کو ایسا کرنا چاہیے ورنہ اگر وہ قتل کردیا گیا تو وہ گنہگار ہوگا۔ لیکن اگر اوسے
الفاظ کفر کہنے کا حکم بادشاہ کی طرف سے بھی دیا جائے۔ تو بھی اُسے اُسکی تعمیل نہ کرنی چاہیے خواہ وہ
اس عدم تعمیل حکم میں قتل ہی کیوں نہ کردیا جائے۔ لیکن وہ ایک گنہگار کی موت نہ مریگا۔ اگر کسی مسلمان
کے سامنے یہ صورت ہو کہ اگر اس نے دوسرے مسلمان کو قتل نہ کیا تو وہ خود قتل کردیا جائیگا تو اُسے
اپنے مسلمان دوست کو قتل کرنے کے بجائے خود اپنے کو قتل ہوجانے دینا چاہیے خود مارا جانا اچھا ہے بمقابلہ
اسکے کہ وہ کسی مسلمان کا ایک ہاتھ تک قلم کرے۔ ہماری جو چار قسم کی مذہبی کتابیں ہیں اس سے
میں نے انکا اظہار کیا ہے اب میں وہ کہتا ہوں جو زمانہ موجودہ کے علماء کہتے ہیں۔ انھوں نے یہ فتویٰ
دیا ہے کہ مسلمان کے لئے گورنمنٹ برطانیہ کی فوج میں ملازمت کرنا حرام ہے۔

مجسٹریٹ۔ مجھے فتویٰ سے کوئی بحث نہیں ہے۔

مولانا محمد علی۔ آپ کو تو صرف بلاک اسٹون اور کسی کی تفسیروں سے تعلق ہے

مولانا حسین احمد۔ یہ امر کہ یہ ریزولیوشن کانفرنس میں پاس ہوا تھا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اسکا پاس کرنا اسی طرح ضروری تھا جسطرح ایک حکیم کیلئے خاص طبی مشورہ دینا۔ جب لائیڈ جارج اور چرچل نے اسکا اعلان کر دیا تھا کہ اسلام اور برطانیہ کے مابین جنگ ہے تو اسوقت میں یہ نہ صرف ضروری بلکہ ہمارا اہم ترین فرض تھا کہ ہم اسکا اعلان کر دیں کہ ہر مسلمان کا یہ ضروری فرض ہے کہ وہ تمام اُن طاقتوں کے مقابلہ میں جو اسلام کی خلاف ہیں جنگ کرے۔

مجسٹریٹ۔ میں نے اسوقت تک تمھاری تقریر کو نہایت استقلال کے ساتھ سنا ہے۔

مولانا۔ میں نے صرف رزولیشن کے متعلق کہا ہے۔

مجسٹریٹ۔ میں کوئی دلائل نہیں چاہتا ہوں بلکہ صرف بیان چاہتا ہوں۔

مولانا۔ میں اسکو مختصر کر رہا ہوں۔ ایک مسلمان گورنمنٹ کے ساتھ اسی حد تک وفادار ہو سکتا ہے جتنا اُس کے مذہب کے اندر ہے اگر گورنمنٹ ملکہ کے اعلان کی تعمیل کرنا نہیں چاہتی ہے۔ اور اگر مذہبی فرائض و پابندیوں کا لحاظ و احترام نہ کیا گیا تو اُس صورت میں کروڑوں مسلمانوں کو اس مسئلہ کا تصفیہ کر لینا چاہئے کہ آیا وہ مسلمانوں کی حیثیت سے زندہ رہنے پر طیار ہیں یا گورنمنٹ برطانیہ کی رعایا کی حیثیت سے اور ۳۲ کروڑ ہندوؤں کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ آیا وہ مذہبی آدمی کی حیثیت سے رہنا چاہتے ہیں یا گورنمنٹ کی رعایا کی حیثیت سے لیکن اگر گورنمنٹ مذہبی آزادی کو چھیننے پر تیار ہے تو مسلمان اپنی جان تک قربان کر دینے پر تیار ہونگے۔ اور میں پہلا شخص ہونگا جو میں اپنی جان قربان کرونگا۔

مولانا محمد علی نے مولانا حسین احمد صاحب کے قدم چوم لئے۔ (مجسٹریٹ نے ان کے بیان ہر کا کوئی حصہ قلمبند نہیں کیا)

مولانا حسین احمد صاحب کا مکمل بیان عدالت ابتدائی میں

(جو بعدالت سیشن میں حرف بحرف پڑھا گیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیان تقریری جناب مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی مدنی ملزم

بعدالت سٹی مجسٹریٹ کراچی مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

سوال منجانب عدالت ۔ مولوی حسین احمد صاحب کانفرنس میں موجود تھے۔

جواب ۔ میں اپنے بیان میں سب کچھ عرض کر دونگا۔

سوال ۔ آپ نے گذشتہ کانفرنس میں تقریر کی تھی؟

جواب ۔ اسکا بھی وہی جواب ہے جو پہلے سوال کا تھا۔

سوال ۔ کانفرنس میں کوئی اس قسم کی تجویز پاس ہوئی تھی جسکا تعلق فوج سے ہو؟

جواب ۔ وہی اسکا جواب ہے جو پہلے سوالات کا ہے۔

سوال ۔ آپ کو گواہوں کے متعلق کچھ کہنا ہے؟

جواب ۔ اس کا بھی وہی جواب ہے۔

بیان

میں سب سے پہلے اپنے محترم دوست مسٹر محمد علی کے بیان کی موافقت کرتا ہوا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ مسئلہ مذہبی ہے اس واسطے خاص طور سے آپ کو توجہ دلاتا ہوں ہندوستان کے پہلے زمانہ کے تاریخی واقعات جو آج تک ہوتے ہیں۔ اُن کی تفصیل ہر آگے اپنے تحریری بیان میں پیش کرونگا وہ دکھا رہے ہیں کہ ہندوستان ایک مذہب پرست ملک ہے۔ یہاں کے باشندے مذہبی تعصب میں دوسرے ملکوں سے بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس نے ہندوستان کی

حکومت کے لئے مذاہب کی رعایت کرنی نہایت ضروری سمجھی گئی ہے۔ مدبرین برطانیہ اور ملکہ وکٹوریہ نے اس راز کو سمجھا اور یقیناً جان لیا کہ ہندوستان میں امن و امان قائم کرنا مذہبی آزادی پر مبنی ہے اسلئے ملکہ وکٹوریہ کی طرف سے وہ اعلان کیا گیا جس کا حوالہ مسٹر محمد علی نے دیا ہے اور جسمیں مذہبی آزادی پورے طور سے تسلیم کیگئی ہے اسمیں کسی قسم کی مداخلت کسی وقت بھی جائز نہیں رکھی گئی۔ اسمیں صاف صاف کہدیا گیا ہے کہ کسی مذہبی کام کرنے والے کو ستایا نہ جائیگا۔

اسوجہ سے ابتک امن و امان قائم رہا میں اس اعلان کی طرف توجہ دلانے کے بعد اپنی شخصیت کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں میں دو حیثیتیں رکھتا ہوں میری ایک حیثیت یہ ہے کہ مسلمان ہوں اور دوسری حیثیت یہ ہے کہ میں عالم دین ہوں (اس جگہ مجسٹریٹ نے کہا میں تقریر سننا نہیں چاہتا بیان دیجئے جسکا مولانا صاحب نے جواب دیا کہ میں تقریر نہیں کر رہا ہوں۔ ریزولیوشن کے جواب دے رہا ہوں) مسلمان ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض ہے کہ میں قرآن مجید کے تمام ٹکڑوں ان جملہ حرفوں اور کلمات پر ایمان رکھوں حضرت محمد صلعم کے فرمودہ احکام پر یقین رکھوں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اگر کوئی دنیوی طاقت قرآن مجید کے کسی حکم اور فرمانات محمد صلعم کو کسی ارشادات سے روکے یا انکار کرنے کا حکم کرے تو وہ زمین و آسمان کے بادشاہ اور اس کے سچے پیغمبر کے احکام کا اتباع کرتا ہوا دنیوی طاقت کے قوانین اور اوامر کو ٹھکرا دے۔ اسلام کے جملہ اصول و عقائد اور شریعت محمدیہ کے تمام احکام کو سچا یقین کرتے ہوئے اسکے خلاف قوانین کو لغو اور باطل سمجھے ورنہ اسکے اسلام اور ایمان کے باقی رہنے کی کوئی صورت نہیں۔ (بخاری مسلم وغیرہ) میں ہے السمع والطاعة علی المرء المسلم فی ما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیة فاذا امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة۔

حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں کہ بادشاہ کی اطاعت کرنا ہر مسلمان پر ضرور ہے چاہے خواہش کے موافق ہو یا نہ ہو۔ جب تک خدا کی نافرمانی کا حکم نہ ہو اور اگر خدا کی نافرمانی کا حکم ہو تو اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اس حدیث کو بخاری اور مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ دوسری حدیث

میں ہے کہ لاطاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف یعنی نافرمانی میں اطاعت کسی کی نہیں ہے۔ فقط خدا اور رسول کے حکم کے موافق امور جنکو معروف کہتے ہیں ان میں اطاعت ہے لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ (بخاری مسلم)

تیسری حدیث میں ہے کہ کسی مخلوق کی تابعداری خالق کی نافرمانی میں نہیں ہونی چاہیئے
اسلام کے پہلے زمانہ میں خلفاء کے قصہ تاریخ میں مذکور ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بڑے بڑے خلفائے اور جرنیلوں سے پوچھا جاتا تھا کہ کیا تم مسلمانوں کے بادشاہ اور حاکم ہو تو وہ جواب دیتے تھے کہ ہمکو یہ لوگ اسوقت تک حاکم اور بادشاہ سمجھتے ہیں جب تک ہم اللہ اور اسکے رسول کے حکم کے موافق حکم دیتے ہیں۔ لیکن جس وقت ہمنے خدا کے حکم کے خلاف حکم دیا اسوقت بادشاہ اور حاکم نہیں سمجھے جائینگے۔

میری دوسری حیثیت عالم اور اسی مذہب اسلام کے محافظ ہونیکی ہے اور چونکہ میں ایک عرصہ دراز تک حضرت محمد صلعم کے روضہ مبارک پر یعنی دس برس تک مذہبی پروفیسری کرچکا ہوں اسلئے میرے لئے فریضہ علمیہ اسلامیہ ادا کرنا اور بھی ضروری ہوجاتا ہے۔ قرآن شریف میں ہر عالم پر قرانی احکام کا اور حضرت محمد صلعم کے احکام کا ہر شخص تک حسب استطاعت پہنچا دینا ضروری کردیا گیا ہے۔ چنانچہ دوسرے پارہ میں باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے انّ الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیناہ للناس الآیۃ۔ یعنی جو لوگ ہماری اتاری ہوئی ہدایتوں اور روشنیوں کو چھپاتے ہیں اور ہمارے بیان کردینے کے بعد لوگوں سے بیان نہیں کرتے۔ ان پر اللہ اور اسکے فرشتوں کی لعنت ہے۔ اور قرآن میں اس قسم کی بہت سی آیتیں موجود ہیں۔ حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں من سئل عن علم علمہ فکتمہ الجم بلجام من النار (ابوداود ترمذی ابن ماجہ امام محمد) جس شخص سے کوئی علم کی بات دریافت کیجائے اور وہ اسکو جانتا ہوا چھپائے تو قیامت کے روز اسکو آگ کی لگام پہنائی جائیگی حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں کہ لتامرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن اللہ ان یبعث

علیکم عذابا من عندہ ثم لتدعونہ ولا یستجاب لکم۔ کہ یا تو امر بالمعروف کرو اور بری بات سے روکو ورنہ اللہ کا عذاب سب پر نازل ہوگا۔ پھر تم دعا مانگو گے مگر وہ قبول نہ کیجائیگی اسکے علاوہ اس قسم کی بہت سی آیات اور حدیثیں موجود ہیں۔ اسلیے مسلمان کا فرض ان مذکورہ احکام کو لوگوں تک پہونچانا ہے خصوصاً علما کا ذمہ کہ اس طریقہ پر چلیں جو پیغمبروں کا طریقہ تھا جسکو چھٹے پارہ میں ذکر کیا گیا ہے رسلاً مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ الآیۃ تاکہ قیامت کے روز کسی کو دلیل باقی نہ رہ جائے پیغمبروں کے بعد علما ہی ان کے جانشین ہیں ان کا یہی طریقہ ہے کوئی توجہ کرے یا نہ کرے۔ اسکے بعد میں اس ریزولیوشن کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ قرآن شریف میں مسلمان کے قتل کرنے کی سزا جسقدر سخت ذکر کی گئی ہے اسکے بعد کسی گناہ کی اسقدر سزا ذکر نہیں کی گئی۔ سورۂ نساء میں ہے ومن یقتل مومنا متعمداً فجزاءہ جہنم خالداً فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیما کسی مسلمان کو ارادہ سے قتل کرنے کی پانچ سزائیں ہیں (۱) جہنم (۲) ہمیشہ جہنم میں رہنا (۳) اللہ کا غضب (۴) اللہ کی اسپر لعنت (۵) عذاب عظیم جو اسکے لئے ملیگا طیار ہے

دوسری آیت سورۂ فرقان میں اللہ تعالی اچھے بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ والذین لا یدعون مع اللہ الٰھاً اخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون ومن یفعل ذالک یلق اثاما یضاعف لہ العذاب یوم القیمۃ ویخلد فیہ مھانا الآیۃ۔ اچھے لوگ وہ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی محترم جان کو بغیر حق شرعی کے قتل نہیں کرتے اور زنا نہیں کرتے اور جو ایسا کریگا اس کو چار سزائیں ملیں گی۔ (۱) دوزخ کا وہ طبقہ جسکا نام اثام ہوگا یا بڑی گنہگاری (۲) قیامت کے دن عذاب اس کا دوگنا ہوگا (۳) ہمیشہ عذاب میں رہیگا (۴) ذلیل رکھا جائیگا۔

تیسری آیت ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما ومن یفعل

ذالك عدوانا وظلما فسوف نصليه نارا وكان ذلك على الله يسيرا۔

یعنی اے ایمان والو سوائے ایسی تجارت کے جو کہ آپ کی خوشنودی سے ہو کسی بُرے طریقہ سے آپس کے مال کو نہ کھاؤ اور اپنے بھائیوں کو قتل نہ کرو۔ جو کہ اپنا ہی قتل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ تم پر بڑا مہربان ہے۔ اور جو سرکشی اور تعدی کی بنا پر ایسا کریگا اسکو ہم عنقریب آگ میں جھونک دینگے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

چوتھی آیت میں ہے ما كان لمؤمن ان يقتل مؤمنا الا خطأً کسی مسلمان کا بغیر خطا کے قتل کرنا روا نہیں۔

پانچویں آیت اگلی امتوں کی احوال میں ہے۔ من اجل ذلك كتبنا على بني اسرائيل انه من قتل نفسا بغير نفس او فساد في الارض فكانما قتل الناس جميعا ومن احياها فكانما احيا الناس جميعا (قابیل اور ہابیل کے شنیع واقعہ اور ان کی سزا کے ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اسوجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے پاس احکام میں یہ لکھدیا ہے کہ جس کسی جان کو بغیر جان کے بدلے اور بغیر زمین میں شرعی فساد کرنے کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک جان کو بچایا تو گویا اس نے تمام آدمیوں کو زندہ کیا۔

چھٹی آیت پارہ پندرہ سورۂ اسرا میں ہے ولا تقتلوا النفس التي حرم الله الا بالحق کسی محترم جان کو بغیر حق شرعی کے قتل نہ کرو۔

یہ چھ آیتیں مسلمان کے قتل کے حرام ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ جناب رسول اللہ صلعم کے فرمانات اس بارہ میں بکثرت اور بہت سخت ہیں۔ ان میں سے جو اسوقت یاد آئے یا کتاب میں ہاتھ لگے وہ ذکر کرتا ہوں چونکہ سب کتابیں حدیث کی موجود نہیں ہیں اسلئے صرف ۲۴ حدیثیں ذکر کرتا ہوں۔

صحیح بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ حضرت محمد صلعم نے دسویں ذی الحجہ کو بقرعید کے دن وفات سے ۹۲ دن پہلے یعنی تین مہینے دو دن) شنبہ کے روز سہ پہر کو

بعد نماز ظہر مسجد خیف میں شہر منیٰ میں تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار کے مجمع میں امت کو رخصت کرتے
ہوئے اور خود رخصت ہوتے ہوئے جو آخری نصیحتیں اور احکام فرمائیں ان میں سے یہ بھی ہے
الا ان دمائکم و اموالکم و اعراضکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی بلدکم ھذا
فی شہرکم ھذا الا لا ترجعون بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض یعنی خبردار
ہو جاؤ اے مسلمانو کہ جس طرح تم اس شہر اور اس جگہ اس دن کی خدمت کرتے ہو اور قتل و غارت
حرام جانتے ہو۔ اسی طرح تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ہمیشہ کیلئے ایک دوسرے
حرام ہیں۔ خبردار میرے بعد کافر نہ بننا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

دوسری حدیث جو بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی و نسائی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ ہے۔ لا یحل
دم امرئ مسلم الا باحدی ثلاث النفس بالنفس و زنا بعد احصان والتارک لدینہ
المفارق للجماعۃ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے (۱) جان کے بدلے
(قصاص) (۲) نکاح کرنیکے بعد غیر عورت سے زنا کرنے کی وجہ سے (۳) دین کو چھوڑنے اور جماعت
سے جدا ہونے پر۔

تیسری حدیث جسکو بخاری، مسلم، ترمذی ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا ہے اسمیں ہے کہ امرت
ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم واموالھم
الا بحق الاسلام یعنی مجھکو اللہ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں جب تک
کہ وہ لا الہ الا اللہ نہ کہدیں لیکن جسوقت انھوں نے اس کلمہ کو کہدیا تو انھوں نے اپنی جان اور
مال کو محفوظ کر لیا۔ اب بغیر حق اسلام یعنی حکم شرعی کے ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

چوتھی حدیث شریف میں ہے جسکو مسلم، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ لزوال
الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم تمام دنیا کا نیست و نابود ہو جانا اللہ کے
نزدیک ایک مسلمان کے مقتول ہونے سے آسان ہے۔

(۵) سباب المسلم فسوق وقتالہ کفر (بخاری و مسلم، ترمذی، ابوداؤد و نسائی ابن ماجہ)

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(۶) المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی وغیرہ) مسلمان وہ شخص ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(۷) بخاری مسلم ابو داؤد نسائی حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں۔ اجتنبوا السبع الموبقات الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات۔

سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ ان سے بچو۔ ان میں سے ایک مسلمان کا قتل بھی ہے

(۸) حضرت محمد صلعم فرماتے ہیں۔ من صلی صلوٰتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ (بخاری وغیرہ)

یعنی جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ پھیرا۔ اور ہمارے ذبح کئے ہوئے حیوان کو کھایا۔ وہ وہی مسلمان ہے جسکے لئے ذمہ داری اللہ کی اور ذمہ داری رسول اللہ صلعم کی ہے پس اللہ اور اسکے رسول کی ذمہ داری میں خیانت کرو۔ (یعنی مسلمان کے خون اور مال اور ابرو میں کوئی تعرض نہ کرو)۔

(۹) ترمذی بیہقی طبرانی میں ہے کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں کہ لو ان اھل السموات والارضین اشترکوا فی قتل رجل مسلم لاکبہم اللہ فی النار۔ اگر آسمان اور زمین کے رہنے والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالی سب کو دوزخ میں دھکیل دے۔

(۱۰) من اعان فی قتل مسلم بشطر کلمۃ لقی اللہ مکتوب بین عینیہ آئس من رحمۃ اللہ جس شخص نے مسلمان کے قتل میں آدھے لفظ سے بھی اعانت کی وہ اللہ کی بارگاہ میں اس طرح حاضر کیا جائیگا کہ اسکی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر لکھا ہوگا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے (ابن ماجہ بیہقی صبہانی)۔

(۱۱) مسلم وغیرہ میں ہے عن اسامۃ ابن زید قال بعثنا رسول اللہ صلعم الی ناس

من جهنیه فاتت علی رجل منهم فذ بیت اطعنه فقال لا اله الا الله فطعنا و فقتلته فجئت الی النبی صلعم فقال اقتلته وقد شهد ان لا اله الا قلت یا رسول الله انما فعل ذالک تعوذا قال کیف تصنع بلا اله الا الله اذا جاءت یوم القیمة قاله مرارا (اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ ہمکو رسول اللہ نے قبیلہ جہنیہ کے بعض آدمیوں سے جنگ کرنے کو بھیجا۔ میں ایک شخص کے مقابلہ کو آیا جب میں نے اسکو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا اس نے لا اله الا الله کہا۔ مگر میں نے نیزہ مار کر اُسکو قتل کردیا۔ پھر رسول اللہ صلعم کے پاس آیا تو آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تو نے اسکو قتل کرڈالا حالانکہ وہ گواہی دے رہا تھا توحید کی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ اُس نے اپنے بچاؤ کے لئے ایسا کیا تھا۔ فرمایا کہ قیامت کے دن جبکہ کلمہ توحید اسکی طرف سے جھگڑتا ہوا آئیگا تو تو کیا جواب دیگا۔ اسکو کئی مرتبہ حضرت صلعم نے فرمایا)

(۱۲) ترمذی طبرانی میں ہے یاتی المقتول متعلقا راسه باحدی یدیه متبلیا قاتله بالید الاخری تشخب اوداجه دما حتی یاتی به العرش فیقول المقتول لرب العالمین هذا اقتلنی فیقول الله تعست ویذهب به الی النار۔ (مقتول قیامت کے دن اپنے سر کو اپنے ایک ہاتھ میں لٹکائے اور دوسرے ہاتھ سے اپنے قاتل کو قید کئے ہوئے آئیگا۔ اُسکی رگوں سے خون کے فوارے جاری ہونگے۔ اسی طرح اُسکو کھینچتا ہوا تخت خداوندی تک پہونچیگا اور پروردگار سے عرض کریگا کہ اس شخص نے مجھکو قتل کیا تھا۔ اللہ کا فرمان قاتل کیلئے صادر ہوگا کہ ہلاک ہوگیا اور اسکو دوزخ میں دھکیل دیا جائے) نوٹ ۱

(۱۳) (ابن ماجہ بخاری) لن یزال المومنین فی فسحة من دینه مالم یصیب دما حراما (مسلمان پر اسکا دین جب تک آسان رہتا ہے کہ وہ حرام خون کا مرتکب نہو۔

نوٹ ۱ اس جگہ مجسٹریٹ نے مولانا سے کہا کہ کیا ابھی بہت زیادہ باقی ہیں آپکا وعظ خوب سُن لیا۔ بس اب ختم کیجئے مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں نے نوٹ لکھائے ہیں۔ اُن کے مطابق عرض کر رہا ہوں اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ ریزولیوشن مذہبی ہے مجسٹریٹ نے کہا کہ اسکے تو یہ معنی نہیں ہیں کہ آپ قرآن شریف سنا دیں۔

(۱۴) بخاری۔مسلم۔ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ) اول مایحاسب بہ العبد الصلوٰۃ واول مایقضی بہ بین الناس الدماء سب سے اول بندہ کا حساب نماز میں ہوگا۔اور آدمی کے حقوق میں اول خون کے فیصلہ ہونگے۔

(۱۵) بخاری۔مسلم۔ابوداؤد۔ترمذی وغیرہ من حمل علینا السلاح فلیس منا حسرت دھرت ھو (جو مسلمانوں پر) ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے

(۱۶) (بخاری۔مسلم وغیرہ) رسول اللہ صلعم نے اپنے ایک کمانڈر کو جنگ کے لئے بھیجا۔اثنائے جنگ میں اُس نے ایک شخص پر حملہ کیا۔جب کوئی صورت بچاؤ کی ہاتھ نہ آئی۔تو اُس نے لاالہ الااللہ کہا۔اس کمانڈر نے اس خیال سے کہ اس نے اپنے بچاؤ کے لئے کیا ہے حقیقت میں مسلمان نہیں ہے۔ اسکو قتل کرڈالا جب لوٹ کر آئے۔اور قصہ رسول اللہ صلعم کے روبرو پیش کیا گیا۔تو آپ نے بہت سرزنش فرمائی۔اُنھوں نے جواب دیا۔کہ اس نے دل سے اسلام قبول نہیں کیا تھا آپ نے غصہ سے فرمایا فھلا شققت قلبہ کیا تمنے اسکے دل کو چیر کر دیکھ لیا تھا بعض روایتوں میں ہے کہ آپ نے اسقدر سرزنش فرمائی کہ ان کو یہ تمنا ہوئی کہ کاشکے میں اس قصہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا کہ یہ گناہ مجھسے دھل جاتا یا صادر ہی نہ ہوتا۔

(۱۷) (بخاری۔مسلم۔ترمذی وغیرہ) اذا التقی المسلمان بسیفھما فالقاتل والمقتول کلاھما فی النار قالوا یارسول اللہ ھذا القاتل فما بال المقتول قال انہ کان یریدا قتل صاحبہ جبکہ دو مسلمان تلواریں لیکر ایک دوسرے سے لڑپڑیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلعم اس قاتل کی وجہ تو معلوم ہے مقتول کیوں دوزخ میں گیا فرمایا کہ اس نے قصد کر رکھا تھا۔یعنی اپنے بھائی مسلمان کو قتل کرنے کا ارادہ

کیا تھا۔

(۱۸) (الف) قتل المومن اعظم عند اللہ من زوال الدنیا (نسائی بیہقی) مسلمان کا قتل ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کے نیست و نابود ہو جانے سے بڑا ہے (ب) حضرت ابن فرماتے ہیں کہ جن مشکل امور میں سے انسان کو پھر نکلنا مشکل ہے۔ وہ حرام خون کو بہانا ہی (بخاری والحاکم)

(۱۹) عن ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطوف بالکعبة ویقول ما اطیبک وما اطیب ریحک ما اعظمک وما اعظم حرمتک والذی نفس محمد بیدہ لحرمة المومن عند اللہ اعظم من حرمتک ماله ودمه (ابن ماجہ) حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ شریف کا طواف فرماتے جاتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ اے کعبہ کیا ہی اچھا ہے تو اور کیا ہی اچھی ہے تیری ہوا تو کسقدر بڑا ہے قسم ہے اس ذات کی جسکے ہاتھ میں محمد صلعم کی جان ہے کہ مومن کے مال اور جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے۔

(۲۰) من استطاع منکم ان لا یحول بینه وبین الجنة ملء کف من دم امرء مسلم ان یهریقه کما یذبح به دجاجة کلما تعرض لباب من ابواب الجنة حال الله بینه وبینه فلیفعل (ابوداؤد ابن حبان۔ نسائی حاکم) جس شخص سے ہو سکے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہتھیلی بھر بھی مسلمان کا بہایا ہوا خون مرغی کے خون کی مقدار میں حائل ہو۔ تو وہ ضرور اس سے بچے۔ کیونکہ ایسا کرنے والا شخص جب کسی جنت کے دروازے کے سامنے آئیگا تو اللہ اسکے اور جنت کے درمیان حائل ہو جائیگا یعنی اگر اسکے دوسرے افعال جنت کا تقاضا بھی کرتے ہونگے۔ تو یہ مسلمان کا ہتھیلی بھر خون جو اس نے بہایا ہے۔ اسکو جنت میں داخل نہ ہونے دیگا۔ اور خدا اسکے درمیان حائل ہو جائیگا۔

(۲۱) کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا الرجل یموت کافرا او الرجل یقتل مومنا

متعمداً (ابوداؤد) ابن حبان۔ نسائی (حاکم) ہر گناہ کی نسبت امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو بخشدے مگر کفر کی حالت میں مرنا اور کسی مسلمان کو ارادہ سے قتل کرنا ایسے گناہ ہیں کہ بخشے نہ جائیں۔

(۲۲) من قتل مومناً فاغتبط بقتله لم یقبل اللہ منه صرفاً ولا عدلاً (ابوداؤد) جس شخص نے بلا تمیز حق اور باطل کے کسی مسلمان کو قتل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نہ اُس کی فرض عبادت قبول کریگا نہ نفل۔

(۲۳) لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن حمل السیف علی امتی۔ (ترمذی) دوزخ کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لئے ہے جس نے میری امت پر تلوار اٹھائی۔

(۲۴) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتعاطی السیف مسلولاً (ترمذی ابوداؤد) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ننگی تلوار دینے کو منع فرمایا (اسوجہ سے کہ کہیں مسلمان کو کوئی نقصان نہ پہونچ جائے)

(۲۵) من اشار الی اخیه بحدیدة فان الملائکة تلعنه حتی وان کان اخاه لابیه وامه (بخاری مسلم وغیرہ) جس شخص نے اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کیا تو اسپر فرشتے اسکے رکھدینے تک لعنت کرتے ہیں۔ چاہے اسکا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۶) لا یشیر احدکم علی اخیه بالسلاح فانه لا یدری لعل الشیطان ینزع من یده فیقع فی حفرة من النار (بخاری مسلم وغیرہ) تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا۔ شاید شیطان اسکے ہاتھ سے دوسرے کو نقصان پہونچا دے۔ تو یہ اشارہ کرنیوالا دوزخ کے گڑھے میں پڑ جائے۔

(۲۷) اذا مر احدکم فی مسجدنا او فی سوقنا ومعه نبل فلیمسک علی نصالها ان یصیب احداً من المسلمین منها بشئ (بخاری مسلم وغیرہ) تم میں سے جب کوئی تیر لیکر ہماری مسجد یا بازار سے گذرے۔ تو اُسکی بھال کو پکڑے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی نقصان

نہ پہنچ جائے۔

(۲۸) لا یزال المومن معنقا صالحا مالم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح (ابوداود) ہمیشہ مسلمان دینی باتوں میں تیز رفتار اور خوشحال رہتا ہے جب تک کہ حرام خون کا مرتکب نہ ہو۔ لیکن جبکہ حرام خون کا مرتکب ہو جاتا ہے تو نہایت ثقیل اور گران ہو جاتا ہے پھر دینی امور میں نہ اسکو انشراح خاطر ہوتا ہے نہ تیز رفتاری حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) الکبائر الاشراک وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس (بخاری مسلم وغیرہ) کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) محترم جان کا قتل (۴) جھوٹی قسم

(۳۰) لا یحل لمسلم ان یروع مسلما (ابوداود وطبرانی) مسلمان کو حلال نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(۳۱) لا تروعوا المسلم فان روعۃ المسلم ظلم عظیم (بزاز طبرانی) مسلمان کو مت ڈراؤ کیونکہ مسلمان کو ڈرانا بہت ظلم ہے۔

(۳۲) من اخاف مومنا کان حقا علی اللہ ان لا یومنہ من افزاع یوم القیمہ (طبرانی) جس شخص نے مسلمان کو ڈرایا تو اللہ پر واجب ہو گیا کہ اسکو قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ نہ رکھے۔

(۳۳) من خرج علی امتی بسیفہ یضرب برھا وفاجرھا ولا یتحاش من مومنھا ولا یفی الذی عہد عہدہ فلیس منی ولست منہ (مسلم) جو شخص میری امت پر تلوار لیکر نکلا بھلے اور برے کو مارنے لگا نہ مومنوں سے بچا اور نہ عہد والوں کے عہد کو پورا کیا (یعنی وہ غیر مسلم جو مسلمانوں کے معاہدہ صلح میں ہیں ان کو بھی قتل کر دیا) تو وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (یعنی میں ان سے بری ہوں اور وہ مجھ سے)

(۳۴) کل المسلم علی المسلم حرام دمہ وعرضہ ومالہ (مسلم) مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اسکا خون اسکی آبرو اور اسکا مال میں نے مختصراً جو آیتیں اور جو چند حدیثیں

بیان کی ہیں ۔ جیسے بغیر شرعی اجازت کے مسلمان کا خون مال و آبرو ، اور ہتھیار اٹھانا اور اسکے قتل میں شریک ہونا اسپر ہتھیار سے اشارہ کرنا سب کچھ ہونا حرام معلوم ہوتا ہے اور جو شخص ان گناہوں کا مرتکب ہوگا اسپر خدا کا سخت غضب نازل ہوگا ۔ گورنمنٹ کی فوج اور پولیس کی نوکریاں بھی چونکہ ایسی ہی ہیں اسلئے وہ بھی حرام ہیں اب میں علم کلام کا حوالہ دیتا ہوں علم کلام کی معتبر کتابوں مثل جوہرہ ، شرح عقائد نسفی ، شرح وقایہ ، شرح مقاصد وغیرہ میں لکھا ہے کہ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ بغیر حق شرعی کے مسلمان کو قتل کرنا ہے ۔ فتاویٰ قاضی خان جلد ۳ صفحہ ۵۳ کتاب الاکراہ فصل فیما یحل للرجل ان یفعل میں لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ کسی مسلمان سے کہے کہ سور کھالے ، شراب پی لے ۔ یا مردار کھالے ورنہ تجھکو قتل کر ڈالونگا تو اس مسلمان کو ضروری ہے کہ ان چیزوں کو کر ڈالے اور قتل نہ ہو اور اگر اس نے ایسا نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو وہ گنہگار مرے گا دوسری صورت یہ ہے کہ اگر بادشاہ کہے کہ تو کلمہ کفر کہہ ورنہ تجھکو قتل کر دونگا تو اس کو چاہیے کہ ایمان کو دل میں محفوظ رکھکر کلمہ کہدے لیکن یہ بہتر ہے کہ نہ کہے اور اگر مقتول ہوگا تو شہید ہوگا اس صورت میں ماننا نہ ماننا دونوں جائز ہیں ۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اگر بادشاہ ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنے کا حکم دے یا اسکا ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالنے کا حکم دے تو اسکو قتل ہو جانا چاہیے لیکن مسلمان پر ہتھیار نہ اٹھانا چاہیے ۔ اگر اس نے بادشاہ کا حکم مان لیا اور مسلمان کو قتل کیا یا اسکے ہاتھ پاؤں کاٹے تو سخت گنہگار ہوگا ۔ اسپر فرض ہے کہ صبر کرے اور مقتول ہو جائے ۔ اس صورت میں بادشاہ کا حکم ماننا جائز نہیں ہے ۔ یہی مسئلہ عالمگیری جلد ۵ صفحہ ۴۳ اور در مختار اور شامی وغیرہ کتاب الاکراہ اور کتاب القصاص میں ذکر کیا گیا ہے ۔ بزاز جلد ۶ صفحہ ۱۱۲ میں بھی یہی مذکور ہے ۔ نور الانوار ۔ توضیح تلویح ۔ کشف ۔ بزدوی وغیرہ کے مبحث عزیمت رخصت میں بھی یہی مذکور ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ میں تجھکو قتل کر دونگا ورنہ تو اس مسلمان کا ہاتھ کاٹ دے یا قتل کر دے تو اسکو چاہیے کہ قتل ہو جائے لیکن مسلمان کا ہاتھ نہ کاٹے اور نہ اس کو قتل کرے ۔

جن کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے یہ سب مذہبی کتابیں ہیں۔ ہمارے مذہب میں سب سے اول درجہ قرآن شریف کا ہے۔ دوسرا حدیث کا مرتبہ تیسرا علم کلام کا اور چوتھا فقہ کا اس اعتبار سے یہ تمام حوالجات درجہ بدرجہ دئے گئے ہیں۔

ان کے علاوہ جدید کتب میں بھی یہی احکام پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ جو علمائے انگریزی زمانہ میں ہوئے ہیں ان کی سنئے۔ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی جو علمائے ہند کے استاد اور مسلم عالم ہیں ان کے فتوی جلد ثانی صفحہ ۱۱۹ اور مولانا عبد الحی صاحب لکھنوی کے فتوے جلد ۳ میں بھی صاف طور سے لکھا ہوا ہے کہ انگریزی پلٹن کی نوکری کرنا حرام ہے۔ اس پر مجسٹریٹ نے کہا کہ ہم فتووں سے بحث نہیں کرتے۔ مولانا محمد علی صاحب نے فرمایا مولانا حسین احمد نے کہا ہو کہ جس طرح کچہریوں میں پرانے اور ذی اقتدار صاحب معرفت ججوں کے فیصلے قابل استدلال سمجھے جاتے ہیں اور اُن کی نظیر پر عمل کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح علمائے اسلام کے فتوے ہمیشہ مذہب اسلام میں قابل اعتبار و لائق استدلال و عمل سمجھے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے علماء میں مولانا اشرف علی صاحب کا فتوی بھی اُن کی کتاب فتاوی جلد سوم صفحہ ۳۵ میں بھی ہے کہ انگریزی فوج کی نوکری حرام ہے۔ اس سے یہ بات تو معلوم ہو گئی ہو گی کہ جمعیۃ علمائے ہند کا فیصلہ اور یہ ریزولیوشن کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے مذہب اسلام کا یہی فیصلہ چلا آتا ہے۔ اسلئے اسوقت اسکی اشاعت کو روکنا مذہب میں مداخلت کرنا ہے اسکی اشاعت کی ضرورت اسوجہ سے زیادہ ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت اسکی مقتضی ہے جس طرح ایک طبیب مریض کی سخت حالت کو دیکھکر پرہیز اور دوا تجویز کرنے میں زیادہ سختی اور اہتمام کامل کرتا ہے۔ اسی طرح علماء کا بھی فرض ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مذہبی حالت زیادہ گرتے ہوئے دیکھکر جملہ اسباب زوال کے ازالہ کی بہت زیادہ فکر کریں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ فتح بیت المقدس کے وقت مسٹر لائیڈ جارج وزیر اعظم انگلستان نے اس جنگ کو صلیبی جنگ کے نام سے موسوم کیا اور مسٹر چرچل نے بھی گیلی پولی کے جنگ کے زمانہ

میں اسکو صلیبی جنگ کہا ایسی حالت میں جو مسلمان عیسائیت کا ساتھ دیگا وہ نہ صرف گنہگار ہوگا بلکہ کافر ہو جائیگا۔

مجسٹریٹ۔ میں نے بہت غور سے آپ کی تقریر سنی اب ختم کر دیجئے۔

مولانا۔ میں نے تو مولانا محمد علی کی طرح خلافت اور ترک موالات کا مسئلہ چھیڑا ہی نہیں ہے یہ صرف فتوی کا ذکر اور ریزولیوشن کا ذکر کر رہا ہوں اچھا میں اپنے بیان کو چند کلمات عرض کرنے کے بعد ختم کرتا ہوں۔

اس آخری جملہ پر مولانا محمد علی صاحب نے جزاک اللہ کہکر مولوی حسین احمد صاحب کی قدمبوسی کی۔

خلاصہ یہ ہے کہ جو کچھ میں نے اپنی تقریر میں کہا یہ محض اسلامی احکام قرآن حدیث علم کلام علم فقہ علماء کی فتاوی سے ماخوذ ہیں۔ ہر مسلمان کسی بادشاہ کی اطاعت خواہ وہ بادشاہ مسلمان ہو یا غیر مسلم فقط اسلامی احکام کے احاطہ کے اندر رہکر کر سکتا ہے۔ مگر اگر اسکو خلاف حکم خدا اور خلاف ارشاد پیغمبر کوئی حکم دیا جائیگا تو وہ اسکو کبھی مان نہیں سکتا۔ میں اپنی تقریر اور تحریک میں جس طرح اپنے آپ کو اپنے خدا اور رسول کے احکام کا تابعدار پاتا ہوا ان کو فرض کئے ہوئے ارشاد کا اپنے آپ کو متبع دیکھ رہا ہوں۔ اسی طرح میں گورنمنٹ کے مسلمہ اعلان اور مضبوط معاہدہ کا بھی اپنے آپ کو متبع پا رہا ہوں اور جس طرح میری تحریک دائرہ اسلام کے اندر واقع ہوئی ہے اسی طرح کوئین وکٹوریہ کے اعلان کے حد میں بھی واقع ہے۔ ہمکو جو کچھ ایذائیں خالص اسلامی احکام کے پہونچانے اور محمدی فریضہ کے ادا کرنے کی وجہ سے دی گئی ہیں ان کی ذمہ دار حسب اعلان کوئین وکٹوریا حکومت ہے ہمپر اس کام کی وجہ سے کوئی ذمہ داری عاید نہیں ہوسکتی۔ اور اگر گورنمنٹ کا منشاء یہ ہے کہ کوئین وکٹوریا کا اعلان منسوخ کیا جائے اور مذہبی آزادی ہندوستان سے سلب کر لی جائے تو صاف طور سے اعلان کر دے تاکہ سات کروڑ ہندوستانی مسلمان غور کریں کہ آیا ان کو گورنمنٹ کی رعایا ہونا منظور ہے یا مسلمان تو اسی طرح ۲۲ کروڑ

ہندو غور کریں کہ آیا اُن کو ہندو دہرم پر رہنا ہے یا گورنمنٹ کی رعایا رہنا۔ کیونکہ جب
مذہبی آزادی چھینی گئی تو سب برابر ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ اگر لارڈ ریڈنگ ہندوستان میں
اس واسطے آئے ہیں کہ قرآن کو جلادیں۔ حدیث کو مٹادیں۔ فقہ اور احکام اسلامیہ کو برباد
کردیں تو سب سے پہلے اسلام اور قرآن پر جان نثار کرنے والا میں ہوں۔